باب 1
سیاسی نظریہ : ایک تعارف

© NCERT not to be republished

سیاسی نظریہ

تعارف

انسان دو اعتبار سے دیگر مخلوقات پر برتری رکھتا ہے۔ ایک تو اس کے پاس عقل ہوتی ہے اور دوسرا وہ کچھ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے پاس قوت گویائی بھی ہے جس سے وہ دوسرے سے بات کرسکتا ہے۔ وہ دیگر مخلوقات کے برخلاف اپنے انتہائی اندرونی خیالات اور خواہشات کا اظہار کرسکتا ہے، نیز ان خیالات وافکار کا اظہار کرسکتا ہے اور یہ بحث کرسکتا ہے کہ اچھا کیا ہے اور کیا چیز مطلوب ہے۔ سیاسی نظریہ کی جڑیں دراصل مذکورہ دونوں انسانی پہلوؤں میں پنہاں ہیں۔ یہ بعض بنیادی سوالات کا تجزیہ کرتا ہے، جیسے: سماج کو کس طرح منظّم کیا جائے؟ ہمیں حکومت کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ حکومت کی بہترین شکل کون سی ہے؟ کیا قانون ہماری آزادی کو محدود کرتا ہے؟ شہریوں کے تئیں ریاست کی کیا ذمہ داریاں ہے؟ بحیثیت شہری ایک دوسرے کے تئیں ہماری کیا ذمہ داریاں اور فرائض ہیں؟

سیاسی نظریہ اس نوعیت کے سوالات کا تجزیہ کرتا ہے اور سیاسی زندگی کی قدریں جیسے آزادی، مساوات اور عدل کے بارے میں منظّم انداز میں غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔ یہ مذکورہ نظریات اور دیگر افکار کے معنی ومفہوم اور ان کی اہمیت کی بھی تشریح کرتا ہے۔ یہ موجودہ زمانہ اور ماضی کے بعض اہم سیاسی مفکّروں کے حوالے سے ان تصورات کی موجودہ تعریفوں کی وضاحت پیش کرتا ہے۔ یہ روزمرہ کی زندگی کے تعلق سے جیسے اسکول، دکان، آمدورفت کی سہولیات (بس، ریل اور ہوائی جہاز)، اور سرکاری دفاتر وغیرہ میں آزادی یا مساوات کا عنصر کس حد تک محدود ہے، اسکا جائزہ لیتا ہے۔ یہ ایک اعلیٰ سطح پر نظر بنی کرتا ہے کہ کیا موجودہ تعبیریں کافی ہیں، اور کیسے موجودہ اداروں (حکومت، نوکرشاہی) اور اسکی پالیسیوں کو مزید جمہوری بنانے کے لئے تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ سیاسی نظریہ کا مقصد، شہریوں کو سیاسی سوالات کے بارے میں ٹھوس انداز میں غور وفکر کرنے اور حالیہ سیاسی واقعات کا صحیح طور پہ جائزہ لینے کی تربیت دیتا ہے۔

اس سبق میں ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ سیاست سے مراد کیا ہے؟ سیاسی نظریہ کیا ہے اور ہمیں اس کا کیوں مطالعہ کرنا چاہئے۔

1.1 سیاست کیا ہے؟ WHAT IS POLITICS?

آیئے اس پر بحث کریں

سیاست کیا ہے

آپ نے دیکھا ہوگا کہ لوگ سیاست کے بارے میں مختلف خیالات اور رائے رکھتے ہیں۔ سیاسی قائدین اور وہ لوگ جو الیکشن لڑتے ہیں نیز سیاسی عہدیداران، یہ کہہ سکتے ہیں کہ سیاست ایک طرح سے عوام کی خدمت ہے۔ بعض کے نزدیک سیاست مفادات اور خواہشات کو پورا

© NCERT not to be republished

تعارف

کرنے کے لئے سیاسی داوٴ پیچ اور ریشہ دوانیوں یا سازشوں کا دوسرا نام ہے۔ جبکہ چند لوگوں کی رائے میں سیاست وہی ہے جو سیاستداں کرتے ہیں۔ جب کوئی شخص' سیاستدانوں کو پارٹیاں بدلتے ہوئے' جھوٹے وعدے و بڑے بڑے دعوے کرتے ہوئے' مختلف طبقات کے درمیان نفرت پیدا کرتے ہوئے' گروہی مفادات کے حصول کے لئے اور بعض معاملوں میں انتہائی نیچے کی سطح پر آ کر جرم کا سہارا لیتے ہوئے دیکھتا ہے تو وہ ایسے سیاست کو بدعنوانیوں اور اسکنڈلوں سے موسوم کرتا ہے۔ آج اس طرح سے سوچنے کا چلن اس قدر عام ہے کہ' جب ہم زندگی کے مختلف شعبوں سے وابستہ لوگوں کو اپنے ذاتی اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے ہر جائز و ناجائز طریقہ اختیار کرتے ہوئے دیکھتے ہیں' تو ہم کہتے ہیں کہ جناب سیاست کر رہے ہیں۔ اگر ہم کسی کرکٹ کھلاڑی کو ٹیم میں جگہ بنائے رکھنے کے لئے جوڑ توڑ کرتے ہوئے یا کسی ساتھی طالب علم کو اپنے والد کی حیثیت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یا کسی دفتر میں کام کرنے والے ساتھی کو اپنے افسر کی ہر بات میں جی حضوری کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ہم کہتے ہیں وہ 'گندی سیاست' کر رہا ہے یا کر رہی ہے۔ خود غرضی کی اس روش سے بدظن ہو کر ہم سیاست سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ 'مجھے سیاست میں کوئی دلچسپی نہیں ہے' یا 'میں سیاست سے دور ہی رہونگا یا رہونگی۔ سیاست سے صرف عام آدمی ہی نہیں بلکہ اس سے فائدہ اٹھانے والے اور سیاسی جماعت کو چندہ دینے والے بڑے بڑے تاجر اور صنعت کار حضرات جو آئے دن اپنی مشکلات کے لئے سیاست کو مورد الزام ٹھراتے ہیں' نالاں ہیں۔ فلم اداکار بھی اکثر و بیشتر سیاست کی تنقید کرتے ہیں یہ الگ بات ہے کہ ایک بار اس کھیل میں شامل ہو جانے کے بعد وہ خود کو اس کے عین مطابق ڈھال لیتے ہیں۔

آپ کو سیاست سے فوراً توبہ کرلینی چاہئیے۔ آپ کی سرگرمیوں کا اس پر برا اثر مرتب ہو رہا ہے وہ سمجھتا ہے کہ جھوٹ بول کر اور دھوکہ دیکر وہ صاف بچ سکتا ہے۔

R. K. Laxman- کارٹون

چنانچہ آئے دن ہمیں سیاست کے متنازعہ پہلوؤں سے سامنا ہوتا ہے۔ کیا سیاست ایک ناپسندیدہ سرگرمی ہے جس سے ہمیں دور ہی رہنا چاہیئے اور اس سے حتی الامکان پیچھا چھڑانا چاہیئے؟ یا یہ کہ سیاست ایک مفید سرگرمی ہے جس میں ہمیں ایک بہتر مستقبل کے لئے شامل ہو جانا چاہیئے؟

یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ کسی بھی طریقے سے ذاتی مفادات حاصل کرنے کا دوسرا نام سیاست قرار دے دیا

© NCERT not to be republished

تعارف

اخبارات کا مطالعہ کریں۔کون سی خبر ذیلی سرخیوں میں چھائی رہی؟ کیا آپ کے خیال میں ان میں کوئی خبر آپ سے تعلق رکھتی ہے؟

گیا ہے۔ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ سیاست کسی بھی سماج کا ایک اہم اور اٹوٹ حصہ ہے۔مہاتما گاندھی نے بھی ایک موقعے پر کہا تھا کہ 'سیاست نے ہمیں سانپ کی کنڈلی کی طرح سے جکڑ لیا ہے اور اس سے باہر نکلنے کا راستہ صرف یہی ہے کہ اس سے نبرد آزما ہوا جائے۔'

کوئی بھی معاشرہ' سیاسی تنظیم یا جماعت اور اجتماعی فیصلہ سازی کے نظام کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ جو سوسائٹی اپنے وجود کو برقرار رکھنا چاہتی ہے اس کے لئے لوگوں کی مختلف ضروریات اور مفادات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔کئی سماجی ادارے جیسے خاندان' قبیلے اور مالیاتی ادارے وغیرہ اسی لئے وجود میں آئے ہیں کہ لوگوں کو ان کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے میں مدد فراہم کی جائے۔ ایسے ادارے ہمیں مل جل کر رہنے کی تدبیریں سجھانے اور ایک دوسرے کے تئیں ذمہ داریوں کا احساس دلانے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ ان ہی اداروں میں سے ایک' حکومتیں' بہت اہم رول ادا کرتی ہیں۔حکومتیں کیسے بنتی ہیں اور کیسے کام کرتی ہے' یہ سیاست کا اہم محور ہیں۔

سیاست صرف حکومت کے معاملات تک محدود نہیں ہوتی۔ درحقیقت حکومتیں جو قدم اٹھاتی ہیں انکی اپنی ایک اہمیت ہوتی ہے' کیونکہ یہ لوگوں کی زندگی کو مختلف طریقوں سے متاثر کرتی ہیں۔ہم دیکھتے ہیں کہ حکومتیں ہمارے لئے اقتصادی پالیسی' خارجہ پالیسی اور تعلیمی پالیسی طے کرتی ہیں۔ جہاں یہی پالیسیاں عوام کی زندگی بہتر بنانے میں معاون ہوتی ہیں' وہیں ایک نا اہل یا بدعنوان حکومت لوگوں کی زندگی اور ان کی سلامتی کو خطرات سے دوچار کرسکتی ہے۔اگر برسر اقتدار حکومت گروہی جھگڑوں کو ہوا دیتی ہے تو بازار اور اسکول بند ہوجاتے ہیں۔اس سے ہمارا نظام زندگی درہم برہم ہوجاتا ہے اور ہم شدید ضرورت کی چیزیں بھی نہیں خرید پاتے' بیمار لوگ ہسپتال نہیں پہنچ سکتے اور یہاں تک کہ اسکول کے نظام الاوقات بھی متاثر ہوتے ہیں جس کے وجہ سے نصاب ادھورا رہ جاتا ہے اور ہمیں اسکی تکمیل کے لئے الگ سے 'کوچنگ' کا انتظام کرنا پڑتا ہے جسکی اضافی ٹیوشن فیس ادا کرنی پڑتی ہے۔ دوسری طرف اگر حکومت خواندگی اور روزگار میں اضافے کے لئے پالیسیاں بناتی ہے جنکے نفاذ سے ہمیں اچھے اسکول میں

اس پر عمل کریں

ہماری روزمرہ کی زندگی میں سیاست کس طرح اثرانداز ہوتی ہے؟ آپ کی ایک دن کی زندگی میں گزرے واقعات کا تجزیہ کیجئے؟

© NCERT not to be republished

جانے اور اچھی ملازمت ملنے کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔

آیئے اس پر بحث کریں

کیا طلباء کو سیاست میں حصہ لینا چاہیے؟

چونکہ حکومت کے اقدامات کا ہم پر گہرا اثر پڑتا ہے' اس لئے ہم حکومت کے کاموں میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ ہم تنظیمیں قائم کرتے ہیں اور اپنے مطالبات کو منوانے کے لئے عوامی تحریک چلاتے ہیں۔ ہم اس سلسلے میں دوسروں سے بات چیت کرتے ہیں اور حکومت کو ایسے اہداف بنانے پر آمادہ کرنے کی کوششیں کرتے ہیں جو عوام کے مفاد میں ہو۔ جب ہم حکومت کی پالیسیوں سے متفق نہیں ہوتے ہیں تو ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں اور موجودہ قوانین میں تبدیلی لانے کے لئے حکومت پر دباؤ ڈالنے کے لئے احتجاجی مظاہرے کرتے ہیں۔ ہم اپنے نمائندوں کی کارکردگی پر بڑی گرم جوشی سے گفتگو کرتے ہیں اور اس بات پر بحث کرتے ہیں کہ 'بدعنوانی (کرپشن) کی شرح گھٹی ہے یا بڑھی ہے'، ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا کرپشن کو جڑ سے مٹایا جا سکتا ہے؟ کیا بعض مخصوص طبقات کے لئے الگ سے ریزرویشن دینا جائز ہے یا نہیں؟ ہم یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ بعض سیاسی جماعتیں اور قائدین انتخابات میں کیونکر کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ بحران اور زوال میں کون کون سے اسباب کارفرما ہیں اور ایک بہتر دنیا کی تشکیل کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سیاست کا وجود اس حقیقت کا مرہون منّت ہے کہ ہم اور ہمارے سماج کے لئے کیا مناسب اور مطلوب ہے اس بارے میں ہم مختلف نقطہ ہائے نظر رکھتے ہیں۔ اس میں سماج میں مختلف سطحوں پہ ہونے والی بحثیں شامل ہیں جن کے ذریعہ اجتماعی فیصلے لئے جاتے ہیں۔ ایک سطح پر ان بحثوں میں حکومت کے کام کا تعلق عوام کی آرزوؤں سے ہوتا ہے' جبکہ دوسری سطح پر' فیصلہ سازی کے عمل پر لوگوں کی جدوجہد کے پڑنے والے اثرات اس سے متعلق ہوتے ہیں۔

جب بھی ہم کسی معاملہ پر آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہیں جن کا مقصد سماج کی بھلائی اور ترقی نیز عمومی نوعیت کے مسائل کو حل کرنے میں مدد دینا ہوتا ہے' تو کہا جاتا ہے عوام سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔

اس سبق میں شامل کسی ایک سیاسی مفکر پر ایک مختصر مضمون لکھئے (50 لفظوں میں)

1.2 سیاسی نظریہ میں ہم کس چیز کا مطالعہ کرتے ہیں؟

What Do We Study In Political Theory?

اگر ہم اپنے اطراف و اکناف پر نظر ڈالیں گے تو ہمیں تحریکات' ترقی اور تبدیلیاں

© NCERT not to be republished

تعارف

نظر آئیں گی۔ تاہم اگر ہم ذرا گہرائی سے صورت حال پر غور کریں گے تو ہمیں بعض قدروں اور اصولوں کی کارفرمائی نظر آئیں گی جن سے لوگ تحریک پاتے ہیں اور جو پالیسیوں کو ایک رخ دیتے ہیں۔ بطور مثال جمہوریت، آزادی یا مساوات وغیرہ ایسے ہی رہنما اصول ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک ان اقدار کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے اسے اپنے اپنے آئین میں شامل کرسکتے ہیں جیسا کہ امریکہ اور بھارت کے آئین کی مثال پیش کی جاسکتی ہے۔

یہ دستاویز یا آئین راتوں رات وجود میں نہیں آئے! بلکہ ان کی تشکیل ان افکار اور اصولوں کی بنیاد پر ہوئی

کیا آپ اس سیاسی اصول یا قدر کی شناخت کرسکتے ہیں جن کا استعمال درجہ ذیل بیانات یا حالات میں ہوا:

الف مجھے اسکول میں کون سا مضمون پڑھنا ہے اس کا انتخاب کرنے کا حق مجھے ملنا چاہیئے

ب چھوا چھوت کی لعنت کو ختم کردیا گیا ہے

ج قانون کے نظر میں تمام ہندوستانی شہری برابر ہیں

چ اقلیتوں کو اپنے اسکول اور کالج قائم کرنے کا حق ہے

ح ہندوستان کی سیاحت پر آئے غیر ملکی شہری ہندوستانی کے انتخابات میں ووٹ نہیں ڈال سکتے

د میڈیا یا فلموں پر کوئی سنسر شپ (پابندی) نہیں لگانا چاہیئے

گ کالج کی سالانہ تقریبات کے انعقاد کی منصوبہ بندی میں طلبا سے مشورہ کیا جانا چاہیئے، اور

ل جشن یوم جمہوریہ کی تقریبات میں ہر ایک ہندوستانی کو شریک ہونا چاہیئے

جن پر کوٹلیا، ارسطو سے لیکر جین جاکس روسو، کارل مارکس، مہاتما گاندھی اور ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے دور تک بحث و مباحثہ ہوتا آیا ہے۔ آج سے بہت پہلے یعنی پانچویں صدی قبل مسیح میں افلاطون اور ارسطو نے اپنے شاگردوں سے اس نکتے پر تبادلہ خیال کیا تھا کہ 'بادشاہت بہتر ہے یا جمہوریت'۔ جدید دور میں سب سے پہلے روسو نے یہ دلیل دی کہ آزادی انسان کا بنیادی حق ہے۔ کارل مارکس نے یہ استدلال پیش کیا کہ جتنی آزادی کی اہمیت ہے اتنی ہی مساوات کی بھی اہمیت ہے۔ خود اپنے ملک میں، مہاتما گاندھی نے اپنی کتاب 'ہند سوراج' میں اس امر پر بحث کی ہے کہ 'حقیقی آزادی' یا 'سوراج' کا کیا مطلب ہے۔ ڈاکٹر امبیڈکر نے پوری قوت کے ساتھ یہ استدلال پیش کیا تھا کہ درج فہرست ذاتوں کو اقلیت تسلیم کیا ہی جانا چاہیئے اور انھیں خصوصی تحفظ ملنا چاہیئے؟

© NCERT not to be republished

سیاسی نظریہ

تعارف

یہ افکار و خیالات ہندوستان کے آئین میں شامل ہیں، ہمارے آئین کی تمہید میں آزادی اور مساوات کا ذکر آیا ہے جبکہ آئین میں حقوق کے باب کے ذریعے ہر شکل میں چھوا چھوت کو ختم کرنے کا ذکر ہے نیز گاندھی کے افکار کو رہنما اصولوں میں شامل کیا گیا ہے۔

سیاسی نظریہ ان اصولوں اور خیالات سے بحث کرتا ہے جن سے ہماری سماجی زندگی، آئین اور حکومتیں منظّم انداز میں تشکیل پاتی ہیں۔ یہ آزادی، مساوات، عدل و انصاف، جمہوریت، سیکولرزم وغیرہ تصورات کے معنی و مفہوم کی وضاحت کا احاطہ کرتا ہے ساتھ ہی یہ قانون کی حکمرانی، اختیارات کی تقسیم، عدلیہ کے کام کاج وغیرہ جیسے اصولوں کی اہمیت و افادیت کا تجزیہ کرتا ہے۔ یہ ماموری کام اور ان تصورات کے دفاع میں، مختلف مفکرین اور دانشوروں کی پیش کردہ دلائل کی روشنی میں تجزیہ کرتا ہے۔ ہر چند کہ روسو، مارکس یا گاندھی سیاستداں نہیں بنے مگر ان کے خیالات و تصورات نے ہر جگہ سیاستدانوں کی ہر نسل کو متاثر کیا ہے۔ علاوہ ازیں معاصر مفکرین بھی آج کے دور میں آزادی یا جمہوریت کے دفاع کے لئے ان سے تحریک حاصل کرتے ہیں۔ سیاسی مفکرین دلائل اور افکار کا جائزہ لینے کے علاوہ موجودہ سیاسی تجربات کا بھی تجزیہ کرتے ہیں اور مستقبل کے رجحانات اور امکانات کی نشاندہی کرتے ہیں۔

لیکن کیا یہ سب اب ہمارے لئے کوئی معنی رکھتے ہیں؟ کیا ہم آزادی اور جمہوریت کے حصول سے دور ہیں؟ اگر چہ ہندوستان ایک آزاد اور خود مختار ملک ہے لیکن آزادی اور مساوات کے حوالے سے سوالات اٹھنے کا سلسلہ بند نہیں ہوا ہے۔ اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ سماجی زندگی کے مختلف شعبوں میں آزادی، مساوات اور جمہوریت سے متعلق مختلف معاملے ابھرے ہیں نیز مختلف میدانوں میں ان کے نفاذ کی رفتار بھی الگ الگ ہے۔

بطور مثال! سیاسی شعبہ میں مساوی حقوق کی شکل میں 'مساوات' موجود ہے لیکن معاشی یا سماجی شعبوں میں یہ 'مساوات' اس حد تک موجود نہیں ہے۔ اس میں شک نہیں کہ لوگوں کو سیاسی طور پر مساوی حقوق حاصل ہیں مگر اس کے باوجود انہیں ان کی سماجی حیثیت، چاہے وہ غریبی یا ذات کی بنیاد پر ہو، روزمرہ کی زندگی میں امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہوسکتا ہے سماج میں کچھ لوگوں کو خصوصی مراعات حاصل ہوں جبکہ دیگر لوگ بنیادی ضروریات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ سماج میں کچھ ایسے مراعات یافتہ لوگ موجود ہوتے ہیں جو کوئی بھی منصوبہ بناتے ہیں، اسے حاصل کر لیتے ہیں اس کے برخلاف، بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اسکول بھی نہیں جا سکتے ہیں۔ نا ہی وہ اپنے لئے ایک بہتر روزگار کا انتظام کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں کیلئے آزادی اب بھی ایک ادھورا خواب ہے۔

© NCERT not to be republished

دوئم! گوکہ ہمارے منشور کے آئین میں آزادی کے حق کی ضمانت دی گئی ہے اس کے باوجود ہمیں ہر وقت اس کی نئی نئی تعبیروں سے سابقہ پڑتا ہے۔ یہ ایک طرح کا کھیل ہے۔ جیسا کہ شطرنج یا کرکٹ میں ہم چالیں چلتے ہیں ٹھیک اسی طرح ہم ان قوانین کی تعبیروں سے آشنا ہوتے ہیں۔ اس عمل کے دوران ہم اس کھیل کے نئے اور وسیع تر معنیٰ اخذ کرتے ہیں۔ اسی طرح آئین نے ہمیں جو بنیادی حقوق کی ضمانت دی ہے وہ بھی نئے حالات اور تقاضوں کے پیش نظر نئی نئی تشریحات پا رہے ہیں۔ مثال کے طور پر عدالتوں نے 'زندہ رہنے کا حق' کی تشریح کرتے ہوئے اس میں 'روزگار کا حق' بھی شامل کیا ہے۔ اب ایک نئے قانون کے ذریعے 'سرکاری کام کاج کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا حق' دیا گیا ہے (جسے حق آگہی کا قانون کہا جاتا ہے)۔ سماج کو متواتر نئے نئے چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کے نتیجے میں نئی نئی تعبیریں سامنے آتی ہیں۔ ہمارے آئین میں جو بنیادی حقوق دیئے گئے ہیں، ان میں وقت کے ساتھ ساتھ عدالتی فیصلوں کے ذریعہ اور حکومت کی ان پالیسیوں کے ذریعہ جن کا مقصد نئے مسائل کو حل کرنا ہوتا ہے، میں ترمیم اور تبدیلی کی گئی ہے اور ان کے دائرہ کو وسیع کیا گیا ہے۔

سوم! جیسے جیسے دنیا بدل رہی ہے ویسے ویسے آزادی کے بارے میں نئے نئے زاویہ فکر اور اس کے لئے نئے نئے خطرات سامنے آرہے ہیں۔ بطور مثال، مواصلات کی عالمی ٹیکنالوجی نے دنیا بھر کے ان کارکنوں کے درمیان تال میل کو آسان بنا دیا ہے جو قبائلی تہذیبوں یا جنگلات کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ لیکن اس سے دہشت گردوں اور جرائم پیشہ عناصر کو بھی اپنا نیٹ ورک بنانے میں مدد مل رہی ہے مزید برآں یہ کہ آنے والے دنوں میں انٹرنیٹ کے ذریعہ کاروبار اور تجارت میں اضافہ ناگزیر ہے۔ چنانچہ اس کے معنیٰ یہ ہوئے کہ ہم آن لائن یا انٹرنیٹ کے توسط سے اشیاء کی خریداری یا سروسیز کے بارے میں جو معلومات فراہم کرتے ہیں ان کا تحفظ کیا جانا ضروری ہے۔ حالانکہ نے ٹی زنس (Netizens) 'انٹرنیٹ کا استعمال کرنے والے' حکومت کا کوئی کنٹرول نہیں چاہتے، تاہم وہ تسلیم کرتے ہیں کہ فرد کی ذاتیات (پرائیویسی) وسلامتی کے تحفظ کے لئے کوئی نہ کوئی قانون ضروری ہے۔ اس احساس کے نتیجے میں یہ سوالات اٹھ رہے ہیں کہ انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کو کس حد تک آزادی ملنی چاہئے؟

آیئے اس پر عمل کریں

مختلف اخبارات و میگزینوں سے کارٹون کے تراشے جمع کریں۔ یہ کارٹون کن عمور و مسائل کی عکاسی کرتے ہیں؟ اور کن سیاسی خیالات کی ترجمانی کرتے ہیں؟

بطور مثال، کیا کسی اجنبی کو بغیر مانگے ای میل بھیجنے کی اجازت دی جانی چاہئے؟ کیا آپ چیٹ روم میں اپنے

© NCERT not to be republished

موضوعات کی تشہیر کر سکتے ہیں؟ کیا حکومت کو دہشت گردوں کا سراغ لگانے کے لئے ذاتی ای میل دیکھنے کا اختیار دیا جانا چاہئیے؟ اور اس سلسلہ میں کس حد تک پابندیاں جائز ہیں نیز ان پابندیوں پر عمل کرانے کا اختیار حکومت کو یا نجی اداروں کو دیا جانا چاہئیے؟ ان سوالات کے ممکنہ جوابات ہم سیاسی نظریہ کے مطالعے سے حاصل کر سکتے ہیں اس لئے سیاسی نظریہ ہمارے لئے اہمیت کا حامل ہے۔

1.3 سیاسی نظریہ کو برتنا PUTTING POLITICAL THEORY TO PRACTICE

اس نصابی کتاب میں، ہم نے خود کو سیاسی نظریہ کے صرف ایک پہلو تک محدود رکھا ہے۔ جس میں آزادی، مساوات، شہریت، انصاف، ترقی، قومیت، سیکولرزم وغیرہ جیسے سیاسی تصورات کی اہمیت وافادیت ان کی معنویت اور ارتقا کے بارے میں بحث کی گئی ہے جن سے ہم مانوس ہیں۔ جب ہم کسی موضوع پہ بحث یا استدلال کرتے ہیں تب ہم عموماً یہ سوال کرتے ہیں کہ 'اس سے کیا مراد ہے'؟۔ اور یہ کس طرح ہمارے لئے اہمیت رکھتا ہے؟

سیاسی مفکرین نے سوالات اٹھائے کہ آزادی یا مساوات کیا ہیں اور انھوں نے اس کی مختلف تعریفیں پیش کیں۔ علم الحساب کے برعکس جہاں مربع یا مثلث کی صرف ایک ہی تعریف ہو سکتی ہے، سیاسی نظریہ میں آزادی، مساوات، یا عدل کے بارے میں متعدد تعریفوں سے سابقہ پڑتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مساوات جیسی اصطلاحوں کا تعلق کسی مادّی چیز کے بجائے انسانوں کے باہمی رشتوں سے ہے۔ مادّی چیزوں کے برخلاف انسان مساوات جیسے معاملوں پر مختلف اعتبار سے نقطہ ہائے نظر رکھتے ہیں اور انکے تقاضوں کو سمجھنے اور ان کے درمیان یگانگت پیدا کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہے۔ یہ کام کس طرح انجام دے سکتے ہیں، اس کی ابتدا ہم مختلف مقامات پر پیش آنے والے مساوات کے عام تجربوں سے کرتے ہیں۔

آپ نے غور کیا ہوگا کہ لوگ اکثر سرکاری دفاتر، ڈاکٹر کے یہاں انتظار گاہ یا دکانوں میں لگی قطاروں کو توڑ کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔ جب ایسا کرنے والوں کو واپس اپنی جگہ پر چلے جانے کے لئے کہا جاتا ہے تو ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو ہم پر دھوکہ کھا جانے کا احساس طاری ہونے لگتا ہے۔ ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ چیزوں یا سروسیز (خدمات) کے حصول میں سب کو برابر کا موقع ملنا چاہئیے کیوں کہ ہم نے اس کے لئے قیمت ادا کی ہیں۔ اور جب ہم اپنے تجربہ پر غور کرتے ہیں، تو ہماری سمجھ میں یہ بات آتی ہے کہ مساوات سے مراد سب کو برابر کے مواقع کی فراہمی ہے۔ اگر بزرگوں اور معذور افراد

© NCERT not to be republished

تعارف

قدیم یونان کے ایتھنز شہر میں سقراط کو سب سے زیادہ دانا شخص قراد دیا گیا تھا۔ وہ سماج‘ مذہب اور سیاست کے بارے میں مروجہ افکار و پیش کش کو چیلنج کرنے کے لئے مشہور تھا۔ اس ’جرم‘ کی پاداش میں یونان کے بادشاہ نے اسے سزائے موت کا حکم صادر کیاتھا۔

اس کے شاگرد افلاطون (پلیٹو) نے اسکے افکار اور زندگی کے بارے میں بہت ہی تفصیل سے لکھا ہے۔ اس نے اپنی کتاب’ریاست یا جمہوریہ‘ (ری پبلک) میں ’سقراط‘ کے نام سے ایک کردار تخلیق کیا اور اس کردار کے حوالے سے اس سوال کا جائزہ لیا کہ ’عدل و انصاف‘ کیا ہے ؟

کتاب کا آغاز سقراط اور سیفالس کے درمیان مکالمہ سے ہوتا ہے۔ اس مکالمہ کے دوران میں سفالس اور اس کے ساتھی یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ عدل کے بارے میں ان کی سوچ ادھوری اور ناقابل قبول ہے۔

اس مکالمہ کا اہم پہلو یہ ہے کہ سقراط استدلال کے ذریعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ عدل و انصاف کے بارے میں جو مروجہ نقطہ نظر ہےوہ محدود اور تضاد بیانیوں سےعبارت ہے۔ اس کے مخالفین با لآ آخر یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے خیالات جن میں وہ جیتے تھے وہ قائم رہنے والے نہیں ہیں۔

کے لئے علیحدہ انتظام موجود ہوں تو ہم اس خصوصی برتاؤ پر اعتراض نہیں کرتے ہیں اور اسے جائز قرار دیتے ہیں۔

تاہم ہم روزمرہ کی زندگی میں یہ بھی دیکھتے ہیں کہ بہت سے غریب لوگ دکان یا ڈاکٹر کے پاس اس لئے نہیں پہنچ سکتے کہ ان کے پاس ڈاکٹر کی فیس ادا کرنے اور سامان خریدنے کے لئے پیسے نہیں ہوتے۔ ان میں سے کچھ یومیہ اجرت پر کام کرنے والے مزدور ہوتے ہیں جو پتھر توڑنے‘ مزدوری کرنے یا گھٹنوں تک لوہے کے سانچے میں اینٹیں گھسیٹنے کا کام کرتے ہیں۔

اگر ہم حساس ہیں تو ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ بات نامناسب اور انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے کہ سماج کے کچھ طبقات اپنی بنیادی ضروریات بھی پوری نہیں کر پاتے۔ تب ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ صحیح معنی میں مساوات وہی ہوسکتی ہے جس میں کسی نہ کسی شکل میں انصاف کے تقاضوں کا خیال رکھا گیا ہوتا کہ معاشی اسباب سے محروم لوگ غیر ضروری استحصال کا شکار نہ بنیں۔

ذرا اس حقیقت پر غور کریں کہ بہت سے بچے ایسے ہیں جو اسکول نہیں جا پاتے ہیں۔ کیونکہ انھیں اپنا پیٹ

© NCERT not to be republished

پڑھیئے اور دیکھیئے کہ سقراط نے اسے کیسے حاصل کیا۔

سیفلس! تم نے اچھا کیا۔ میں نے جواب دیا لیکن جہاں تک عدل وانصاف کی بات ہے یہ کیا ہے؟ سچ بولنا اور اپنا فرض ادا کرنا۔

بس اس سے زیادہ کچھ نہیں؟۔

اور اس کے بعد استثنات (Exceptions) نہیں ہوتے؟ فرض کیجئے' ایک دوست عام حالت میں اپنے ہتھیار میرے حوالے بطور امانت رکھتا ہے اور وہ اس امانت کا مطالبہ اس صورت میں کرتا ہے جب اس کا دماغ کام کرنا بند کر دیتا ہے۔ کیا مجھے ان ہتھیاروں کو اسے واپس کر دینا چاہئے؟......

آپ بالکل صحیح ہیں' اس نے کہا۔

لیکن تب' سچ بولنا اور قرض چکانا' انصاف کی صحیح تعریف نہیں ہے ....

پہلے ہم نے سیدھے طور پر کہا تھا کہ ''اپنے دوستوں کے ساتھ بھلائی کرنا اور اپنے دشمنوں کے ساتھ برائی کرنا انصاف ہے۔ اس کے بجائے ہمیں یہ کہنا چاہئے کہ دوست اچھے ہوں تب ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور دشمن جب نقصان پہنچانے پر آمادہ ہو تو اس کے ساتھ برا سلوک کرنا انصاف ہے؟

ہاں! مجھے یہ بات درست لگتی ہے۔

بھرنے کے لئے کام کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح زیادہ تر غریب گھروں کی لڑکیوں کو پڑھائی کے دوران ہی اسکول چھوڑ دینا پڑتا ہے فقط اس لئے کہ والدین کے کام پر چلے جانے کے بعد اسے اپنے چھوٹے بھائی بہن کی دیکھ بھال کرنی ہوتی ہے۔ حالانکہ بھارت کا آئین سب کو پرائمری اسکول تک کی تعلیم حاصل کرنے کا حق دیتا ہے لیکن یہ حق محض ایک رسم بن کر رہ گیا ہے۔ پھر ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ حکومت کو ایسے بچوں کے لئے اور ان کے والدین کے لئے کچھ زیادہ کرنا چاہئے تاکہ وہ بچے اسکول جانے سے محروم نہ رہ جائیں۔

چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ مساوات کے بارے میں ہمارا تصور کافی پیچیدہ ہے۔ جب ہم قطار میں کھڑے رہتے ہیں یا میدان میں ہوتے ہیں تو ہم برابر کا موقع چاہتے ہیں۔ جب ہم کسی معذوری کا شکار ہو جاتے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ کچھ خصوصی مراعات دیئے جائیں۔ جبکہ ہم بنیادی ضرورتیں بھی پوری نہیں کر پاتے۔ حکومت کو مساوی مواقع فراہم کرنا ہی ضروری نہیں ہے' ہمیں اسکول جانے یا سرکاری چیزوں (روزگار' اچھی تنخواہیں' رعایتی ہسپتال وغیرہ) حقیقی طور پر فائدہ اٹھانے کے لئے وسائل کی مساوی تقسیم کے لئے ٹھوس اقدامات کرنا بھی ضروری ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی ادارہ کو اس کا ذمہ دار بنایا جائے جو انصاف کے تقاضے کی تکمیل کو یقینی بنائے۔

© NCERT not to be republished

لیکن کیا کسی کو نقصان پہچانا انصاف کے تقاضوں کے مطابق ہے؟
بلاشبہ جو دشمن اور ظالم ہیں۔ انہیں نقصان پہنچایا جانا چاہیئے۔

جب گھوڑے زخمی ہوتے ہیں' کیا ان کی حالت پہلے سے بہتر یا خراب ہوتی ہے؟
یقیناً پہلے سے خراب ہوتی ہے۔

کہنے کا مطلب ہے کہ جب ان کی حالت خراب ہوتی ہے ان میں گھوڑے کی صفات کم ہوتی ہیں' کتوں کی صفات نہیں؟
ہاں! بالکل صحیح۔

لیکن جب کتوں کی حالت خراب ہوتی ہے تب ان میں کتے کی صفات کم ہوتی ہیں' گھوڑے کی صفات نہیں؟
بالکل صحیح۔

اور جب انسان زخمی ہوتا ہے' کیا اس میں انسانیت کا مادہ کم ہوگا۔
بالکل نہیں۔

اور یہی انسانی صفت' انصاف ہے؟
یقینی طور پر۔

چونکہ مساوات کے بارے میں ہمارے پاس کئی تعریفیں موجود ہیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک مخصوص صورت حال کے پس منظر پر یہ منحصر ہوتی ہیں۔ ہم نے اس معنیٰ کے ساتھ سے شروعات کی جو حدیں ہمارے لئے ہیں اور پھر ہم نے اس کا اطلاق دوسروں (یعنی غریب' محروم اور لاچار و بزرگوں وغیرہ) کے لئے کیا۔ ہم نے معنیٰ کی کئی پرتیں کھولیں۔ ہم سیاسی نظریہ کو پوری طرح سے سمجھے بغیر اس پر عمل کرتے رہے۔

سیاسی تصورات کے مفہوم کو سیاسی مفکرین نے اس معنیٰ میں واضح کیا کہ عام زبان میں اس کو کیسے سمجھا اور استعمال کیا جاتا ہے۔ اس بارے میں مختلف مفہوم اور نقطۂ نظر کا بڑے منظّم طریقے سے جائزہ لیتے ہیں اور اس پر غور وفکر کرتے ہیں۔ مساوی مواقع کب کافی ہوتے ہیں؟ اور کب لوگوں کی خصوصی مراعات کی ضرورت ہوتی ہے؟ اس طرح کی خصوصی مراعات کس حد تک اور کب دی جانی چاہیئے؟ کیا غریب بچوں کو اسکول میں رکے رہنے کی ترغیب کے لئے انھیں دوپہر کا کھانا دیا جانا چاہیئے؟ یہ چند سوالات ہیں جن کا جواب مفکرین تلاش کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔ آپ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ یہ مسئلے بالکل عملی نوعیت کے ہیں اور یہ تعلیم اور روزگار کے متعلق

© NCERT not to be republished

چوٹ کھایا ہوا انسان یقینی طور پر ظالم بن جاتا ہوگا؟

ہاں! اس کا نتیجہ تو یہی ہے۔

لیکن کیا ایک موسیقار اپنے فن سے انسان کو موسیقی سے دور کر سکتا ہے؟

بالکل نہیں۔

کیا ایک گھڑسوار اپنے فن سے اسے ایک خراب گھڑسوار بناتا ہے؟

ناممکن۔

اور کیا کوئی انصاف پسند شخص انصاف کے ذریعہ لوگوں کو ظالم بنا سکتا ہے۔ عام الفاظ میں کیا نیک آدمی نیکی کے ذریعے کسی کو برا بنا سکتا ہے۔

یقیناً نہیں۔۔۔۔

اور نہ ہی اچھا آدمی کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ یہ بھی ناممکن ہے۔ اور انصاف پسند شخص اچھا آدمی ہوتا ہے۔

یقیناً۔

سرکاری پالیسیاں بنانے میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

جیسا کہ مساوات کے معاملے میں ہے ویسا ہی دیگر تصورات کے معاملوں میں بھی ہے۔ سیاسی نظریہ ساز یا مفکرین روزانہ سامنے آنے والی آراء کا تجزیہ کرتے ہیں۔ ان کے مناسب مفہوم دریافت کرنے کے لئے بحث و مباحثہ کرتے ہیں اور پالیسی سازی کے لئے متبادل راہیں فراہم کرتے ہیں۔ اگلے باب میں ہم آزادی، شہریت، حقوق، ترقی، انصاف، مساوات، قومیت اور سیکولرزم وغیرہ کے تصورات کا مطالعہ کریں گے۔

1.4 ہمیں سیاسی نظریہ کا مطالعہ کیوں کرنا چاہئیے؟

WHY SHOULD WE STUDY POLITICAL THEORY?

ہمارے اپنے سیاسی اصول اور خیالات ہو سکتے ہیں لیکن ہمیں سیاسی نظریہ کا مطالعہ کرنے کی بھی ضرورت ہے؟ کیا یہ سیاسی نظریہ سیاسی میدان میں سرگرم سیاستدانوں کے لئے ہے؟ پالیسی بنانے والے نوکرشاہوں کے لئے ہے؟ یا سیاسیات پڑھانے والے اساتذہ کے لئے زیادہ کارآمد نہیں ہے؟ اسی طرح یا ان وکلاء اور ججوں کے لئے ہے جو دستور اور قانون کی تعبیر و توضیح کرتے ہیں یا ان کارکنوں اور صحافیوں کے لئے ہے جو استحصال کا پردہ فاش کرتے

© NCERT not to be republished

تب کسی دوست یا کسی اور شخص کو نقصان پہنچانا ایک انصاف پسند شخص کا فعل نہیں ہوسکتا۔اس کے برعکس یہ کام کوئی برا آدمی ہی کرسکتا ہے؟

سقراط! میرا خیال ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ بالکل صحیح ہے۔

اور وہ جو کسی بیماری کو دور کرنے یا بچانے میں سب سے زیادہ اہل ہوتا ہے وہ اسے پیدا کرنے میں بھی سب سے زیادہ قوت کا حامل ہے۔

یہ صحیح ہے۔

اور جو دشمن پہ فتح پاتا ہے وہی قلعہ کا سب سے اچھا محافظ ہوتا ہے۔

یقینی طور پر۔

تب وہ کسی چیز کا اچھا محافظ ہوتا ہے، وہی اچھا چور بھی ہوتا ہے؟

ہاں! اس سے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے۔

تب اگر انصاف پسند آدمی دولت کا اچھا محافظ ہے تو وہ غبن کرنے میں بھی مہارتی ہوگا۔

اس دلیل سے یہی مطلب نکلتا ہے۔

ہیں اور نئے حقوق کے مطالبات پیش کرتے ہیں؟ ان کے لئے اس کا پڑھنا ضروری نہیں ہے؟ ہم (ہائی اسکول کے طلبا) کے لئے آزادی یا مساوات کا مفہوم جاننے سے کیا حاصل ہوگا؟

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ سیاسی نظریہ مذکورہ تمام طبقات و پیشوں کے لئے معنویت رکھتا ہے۔اور ہم مستقبل میں ان میں سے کسی ایک پیشہ کو اختیار کرسکتے ہیں اس لئے بالواسطہ طور پر یہ (بحیثیت طالب علم) ہمارے لئے بھی معنویت رکھتی ہے۔کیا ہم علم الحساب نہیں پڑھتے' اگر چہ ہم میں سے سب انجنیئر یا ماہر حساب نہیں بنتے؟ کیا علم ہندسہ کی بنیادی باتیں ہماری روزمرہ کی زندگی میں کام نہیں آتیں؟

دوسری بات یہ ہے کہ ہم بھی ذمہ دار شہری بننے جارہے ہیں جنھیں ووٹ دینے اور دیگر مسئلوں پر رائے دینے کا حق ملتا ہے۔اس حق کو ذمہ داری سے استعمال کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں ان سیاسی تصورات اور اداروں کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل ہونی چاہئے جو ہماری دنیا کی تشکیل کرتے ہیں۔ہم ایک باخبر سماج میں رہتے ہیں اس لئے اگر گرام سبھا میں حصہ لینا ہے یا ویب سائٹ اور انتخابات کے بارے میں اپنی رائے پیش کرنا

© NCERT not to be republished

تعارف

اور جب وہ اچھا اور انصاف پسند آدمی چور نکلا۔۔۔۔

تو تم یہ کہو گے کہ اچھے ہمارے دوست ہیں اور برے ہمارے دشمن ہیں؟

ہاں۔

پہلے ہم نے سیدھے طور پر کہا تھا کہ 'اپنے دوستوں کے ساتھ اچھا کرنا اور دشمنوں کے ساتھ برا کرنا انصاف ہے' بجائے اسکے ہمیں یہ کہنا چاہیئے کہ دوست اچھا ہو تو اسکے ساتھ اچھا کرنا' اور جب دشمن برا ہو تو تب اس کے ساتھ برا کرنا' انصاف ہے۔

ہاں! مجھے اس میں سچائی نظر آتی ہے۔

لیکن کیا کسی کو بھی نقصان پہنچانا انصاف پر مبنی ہو سکتا ہے؟

بلا شبہ جو ظالم اور دشمن ہیں' انھیں نقصان پہنچانا چاہیئے۔ جب گھوڑے زخمی ہوتے ہیں' تب ان کی حالت پہلے سے نسبتاً بہتر ہوتی ہے یا خراب؟

یقیناً پہلے سے خراب ہوتی ہے۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب ان کی حالت خراب ہے ان میں صفات کی کمی ہے۔ کتوں کی خصلت نہیں۔

ہاں البتہ گھوڑے کے خصلت کم ہوتی ہے۔

اور جب کتوں کی حالت بری ہوتی ہے اور ان کی اچھی خصلتیں کم ہوتی ہیں اور گھوڑوں میں نہیں۔

ہے تو ہمیں باخبر ہونا اور استدلالی موقف اختیار کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اگر ہم بغیر سوچے سمجھے اپنی ترجیحات کا اظہار کرنے لگیں گے تو ہم موثر ثابت نہیں ہوں گے۔ اور اگر ہم پورے غور وفکر اور پختگی کے ساتھ میدان میں آتے ہیں تو ہم مشترکہ مفادات کو فروغ دینے کے لئے نئے ذرائع ابلاغ کا استعمال کر سکتے ہیں۔

بحیثیت شہری' ہماری حقیقت موسیقی کے پروگرام کے ان سامعین کی طرح ہوتی ہے جن کا گیت اور موسیقی کی دھنوں کو پیش کرنے میں کوئی کردار نہیں ہوتا وہ اس کے اصل فنکار نہیں ہوتے۔ تاہم ہم پروگرام طے کرتے ہیں اور فنکاروں کو ان کے مظاہرے کی داد دیتے ہیں اور ان سے نئی نئی فرمائش کرتے ہیں۔ کیا آپ نے اس بات پر غور کیا ہے کہ موسیقار اس وقت تک اپنے فن کا بہتر مظاہرہ کرتے ہیں جب سامعین موسیقی کے رموز سے باخبر ہوتے ہیں اور اچھی کارکردگی پر داد سے نوازتے ہیں۔ اسی طرح تعلیم یافتہ اور باخبر شہری بھی سیاستدانوں کو' انکی سیاست کو عوامی مفادات کے تابع کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ آزادی' مساوات اور سیکولرزم وغیرہ ہماری زندگی سے الگ تھلگ مسئلے نہیں ہیں۔

© NCERT not to be republished

تعارف

اور جب کوئی انسان مجروح ہوگا' تب اس میں انسانی اوصاف کم نہیں ہونگے ؟

بلاشبہ۔

اور وہ انسانی وصف کیا انصاف ہے؟

یقینی طور پر۔

تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ جو آدمی مجروح ہو جاتا ہے وہ ظالم بن جاتا ہے۔

یہی اس کا نتیجہ ہے۔

لیکن کیا ایک موسیقار اپنے فن سے انسان کو موسیقی سے دور کرسکتا ہے۔

بالکل نہیں۔

یا کیا گھڑسوار اپنی سمجھ سے اسے ایک خراب گھڑسوار بناتا ہے۔

ناممکن؟

اور کیا ایک انصاف پسند شخص اپنے انصاف سے لوگوں کو ظالم بنا سکتا ہے، یا عام زبان میں نیک آدمی نیکی کے ذریعے انھیں بڑا بناتا ہے؟

یقینی طور پر نہیں۔۔۔۔

© NCERT not to be republished

روزمرہ کی زندگی میں ہمیں خاندان' اسکولوں' کالجوں' تجارتی مرکزوں (Malls) وغیرہ میں مختلف طرح کے امتیازات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور ہم خود ان لوگوں کے تئیں عصبیت رکھتے ہیں جو ہم سے ذات یا مذہب' جنس یا کلاس کے بنیاد پر مختلف ہوتے ہیں۔ اگر ہم خود کو مظلوم محسوس کرتے ہیں تو ہم اس ظلم وزیادتی سے چھٹکارہ چاہتے ہیں اور اگر اس مسئلہ کے حل میں تاخیر ہوتی ہے تو ہم پرتشدد انقلاب کو جائز ٹھہراتے ہیں۔ اگر ہم مراعات یافتہ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں تو اپنے گھریلو خادماؤں اور ملازموں کے خلاف کوئی بھی ظلم وستم ڈھانے سے انکار نہیں کرتے ہیں جو عزت ووقار کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ کئی مواقعوں پر ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے ملازم ایسے ہی برتاؤ کے مستحق ہیں۔ سیاسی نظریہ ہمیں سیاسی چیزوں کے بارے میں اپنے خیالات و جذبات کو پرکھنے کی تحریک فراہم کرتا ہے۔ تھوڑا سا غور کرنے کے نتیجے میں ہم اپنے خیالات اور احساسات میں اعتدال پیدا کر لیتے ہیں۔

اور آخر میں' طلبا کی حیثیت سے ہم بحث اور تقریری مقابلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ اور کیا صحیح ہے اور کیا غلط'

اور نا ہی اچھا آدمی کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے؟

یہ تو ممکن نہیں۔

اور انصاف پسند آدمی ہی اچھا شخص ہوتا ہے؟

یقینی طور پر۔

تب کسی دوست یا کسی اور شخص کو نقصان پہنچانا ایک انصاف پسند شخص کا فعل نہیں ہوسکتا۔ اس کے برعکس یہ کام کوئی برا آدمی ہی کر سکتا ہے؟

سقراط! میرا خیال ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ بالکل صحیح ہے۔

تب اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ انصاف' قرض ادا کرنے میں ہے اور اچھا قرض وہ ہے جو اس کے دوستوں کو چکانا ہے اور برا وہ جو دشمنوں کو چکانا ہے۔ یہ کہنا عقلمندی کی بات نہیں۔

کیا یہ سچ نہیں ہے جیسا کہ اس کے بارے میں واضح طور پر بتایا گیا ہے۔ کسی کو بھی نقصان پہنچانا' کسی بھی حالت میں جائز نہیں ہوسکتا۔

پولی مارکس (Polemarchus) نے کہا''میں آپ سے متفق ہوں''

کیا مناسب کیا نامناسب' اس بارے میں ہم اپنی آراء پیش کرتے ہیں لیکن ہمیں یہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ باتیں عقلی اعتبار سے درست ہیں یا نہیں۔ جب ہم دوسروں سے بحث کرتے ہیں ہمیں اپنے خیالات کے دفاع کے دلائل اور تصدیق کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ سیاسی نظریہ ہمیں انصاف یا مساوات کے بارے میں سائنٹفک انداز میں سوچنے اور غور وفکر کرنے کی دعوت دیتا ہے تاکہ ہم مشترکہ مفادات کے حصول کے لئے اپنے خیالات اور دلائل کو بہتر اور منجھے ہوئے انداز میں پیش کرسکیں۔ آج عالمی اطلاعاتی نظام میں دلائل اور تصدیق کے ساتھ بحث کرنے اور مؤثر انداز میں اپنی بات پہنچانے کی صلاحیت ایک قیمتی اثاثہ ثابت ہوسکتی ہے۔

© NCERT not to be republished

مشقیں

1۔ سیاسی نظریہ کے بارے میں مندرجہ ذیل کون سے بیانات صحیح/غلط ہیں۔

(a) وہ ان خیالات سے بحث کرتا ہے جن کی بنیاد پر سیاسی ادارے تشکیل دیے جاتے ہیں۔

(b) وہ مختلف مذاہب کے درمیان باہمی رشتوں کی تشریح کرتا ہے؟

(c) وہ مساوات اور آزادی جیسے تصورات کے مفہوم کی وضاحت کرتا ہے۔

(d) وہ سیاسی جماعتوں کی کارکردگی کی پیش قیاسی کرتا ہے۔

2۔ سیاست صرف یہ نہیں کہ جو سیاستداں کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ ہے۔ کیا آپ اس بیان سے متفق ہیں؟ مثالیں دیجئے۔

3۔ جمہوریت کی کامیابی کے لئے باخبر شہری ضروری ہے۔ اس پر تبصرہ کیجئے۔

4۔ سیاسی نظریہ کا مطالعہ کن کن طریقوں سے ہمارے لئے کارآمد ثابت ہوسکتا ہے؟ کوئی چار میدانوں کی نشاندہی کر کے بتائیں سیاسی نظریہ اس میں کس طرح سودمند ثابت ہوسکتا ہے۔

5۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اچھا/مؤثر استدلال دوسروں کو آپ کی بات سننے کے لئے مجبور کرسکتا ہے۔

6۔ کیا آپ کے خیال میں سیاسی نظریہ کا مطالعہ کرنا علم ہندسہ کا مطالعہ کرنے جیسا ہے؟ اپنا جواب دلائل کی بنیاد پر دیجئے۔

© NCERT not to be republished